بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹ / رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم سہ شنبہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر — قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۳ شہادہ ۱۳۴۲ھش | ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ | ۲۳ اپریل ۱۹۶۳ء | نمبر ۹۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نجات اپنی کوشش سے نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہوتی ہے

اس کے برکات و ثمرات مرنے کے بعد نہیں بلکہ اسی دنیا میں ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں

"نجات اپنی کوشش سے نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہوا کرتی ہے۔ اس فضل کے حصول کے لئے خدا تعالےٰ نے اپنا جو قانون ٹھہرایا ہوا ہے وہ اسے کبھی باطل نہیں کرتا وہ قانون یہ ہے۔ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ اور وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ۔ اگر اس پر دلیل پوچھو تو یہ ہے کہ نجات ایسی شے نہیں کہ اس کے برکات اور ثمرات کا پتہ انسان کو مرنے کے بعد ملے۔ بلکہ نجات تو وہ امر ہے کہ اس کے آثار اسی دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں کہ نجات یافتہ آدمی کو ایک بہشتی زندگی اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔ دوسرے مذاہب کے پابند بکلی اس سے محروم ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ اہل اسلام کی بھی یہی حالت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وہ اسی لئے اس سے بے نصیب ہیں کہ کتاب اللہ کی پابندی نہیں کرتے۔ اگر ایک شخص کے پاس دوا ہو اور وہ اسے استعمال نہ کرے اور لاپروائی دکھائے تو وہ بہر حال اس کے فوائد سے محروم رہے گا۔ یہی حال مسلمانوں کا ہے کہ ان کے پاس قرآن مجید جیسی پاک کتاب موجود ہے مگر وہ اس کے پابند نہیں ہیں۔ مگر جو لوگ خدا تعالےٰ کے کلام سے اعراض کرتے ہیں وہ ہمیشہ انوار و برکات سے محروم رہتے ہیں۔ . . . .

نجات کی کنجی تو خدا کے ہاتھ میں ہے، وہی جس کے لئے چاہے اس کے دروازے کھولدے۔ خدا تعالےٰ بار بار یہی فرماتا ہے کہ رسول کی پیروی کرو۔ اگر ایک باغ ہو اور اس میں لاکھوں پھل ہوں، مگر جب تک باغبان اجازت نہ دے تو کوئی اس میں سے ایک پھل بھی نہیں کھا سکتا۔ . . . . خدا تعالےٰ کی نعمتوں کو حاصل کرنے کا یہی ایک طریق ہے اور یہ آدم علیہ السلام سے اسی طرح چلا آتا ہے۔ اس پر بحث کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہر ایک نور اور معرفت کی نظیر اور جگہ مل ہی نہیں سکتی۔" (ملفوظات جلد چہارم ص ۲۰۶، ۲۰۷)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۲ اپریل بوقت پونے آٹھ بجے صبح۔ پرسوں رات بفضلہ تعالےٰ نیند بھی آگئی۔ دن بھر اللہ تعالےٰ کے فضل سے طبیعت اچھی رہی۔ البتہ کل شام کچھ بے چینی رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

تفسیر القرآن انگریزی کی ضرورت

تبلیغی اغراض کے لئے نظارت ہذا کو تفسیر قرآن کریم انگریزی مکمل سیٹ کی آئے دن ضرورت رہتی ہے۔ چونکہ اس کی پہلی دو جلدیں (پارہ ۱ تا ۱۰ اور پارہ ۱۱ تا ۱۵) نہیں مل رہیں۔ اس لئے تبلیغ کے کام میں حرج واقع ہوتا ہے۔ سو اگر کسی دوست کے پاس یہ دونوں جلدیں یا ان میں سے کوئی ایک ہو، تو وہ نظارت کو کم از کم ہدیہ قبول کرنے کی تعیین کے ساتھ اطلاع دیں۔ چونکہ یہ تفسیریں تبلیغی اغراض میں کام آئیں گی۔ اس لئے دوست ثواب حاصل کریں گے

(مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

یہ غریب طلبا کی امداد کا خاص وقت ہے

مخیر دوست حصہ لیکر ثواب کمائیں

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

اس وقت سکولوں اور کالجوں کی اکثر جماعتوں کے سالانہ امتحانات عنقریب ہونے والے ہیں یا بعض کے ہو چکے ہیں۔ جس کے بعد غریب طلباء کو نئی کتب کی خرید اور ان کی جماعتوں کے داخلہ فیس وغیرہ کے لئے حقیقی ضرورت ہوگی۔ جس کے بغیر وہ تعلیم سے رہ جائیں گے۔ سلسلہ کی گزشتہ تاریخ شاہد ہے کہ بعض غریب طلباء جو از خود تعلیم نہیں پا سکتے تھے وہ سلسلہ کی امداد کے ذریعہ اچھی تعلیم پا کر جماعت کے نہایت مفید اور بڑے کارآمد وجود بن گئے۔ پس میں جماعت کے مخلص اور مخیر دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آگے آکر اس نیک کام میں حصہ لیں اور جماعت کے غریب اور ہونہار بچوں کی تعلیمی ترقی میں ہاتھ بٹائیں۔ یقیناً یہ ایک بڑا کار ثواب ہے۔ اور ایسا حصہ لینے والے خدا سے اجر پائیں گے۔ جیسا کہ میں اپنے گزشتہ اعلانوں میں تصریح کر چکا ہوں۔ میں عموماً صرف ان طلباء کی امداد کرتا ہوں جن کے متعلق تعلیمی رپورٹ اچھی ہوتی ہے اور ان کی محنت اور اخلاقی حالت تسلی بخش ہوتی ہے۔ پس جماعت کے ذی ثروت دوست آگے آکر اس کار خیر میں حصہ لیں اور جماعت کے ہونہار بچوں کی امداد کا ثواب کمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

والسلام

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۰/۴

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۳ اپریل ۶۳ء

غلافِ کعبہ کی نمائش کے متعلق مودودی صاحب کی وضاحت

مودودی صاحب نے ماہر القادری کے ایک استفسار کے جواب میں جو مکتوب تحریر کیا ہے "ہفت روزہ "ایشیا" مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا ہے آپ نے اس مکتوب میں اس امر کا بھی اظہار کیا ہے کہ آپ اس ضمن میں ایک مفصل بیان اپنے ماہنامہ ترجمان القرآن میں شائع کر رہے ہیں۔ ہمارا مشورہ ہے کہ اگر وہ مفصل بیان انہی خطوط پر ہوگا تو بہتر ہے کہ مودودی صاحب اس کو شائع نہ کریں کیونکہ اس مکتوب سے جو تاثر لیا جا سکتا ہے یہی ہے جیسا کہ کہتے ہیں

عذر گناہ بدتر از گناہ

اہلِ علم حضرات نے مودودی صاحب کی زیر نگرانی غلافِ کعبہ کی نمائش کے متعلق جو بنیادی اعتراض کیا ہے وہ یہ ہے کہ غلافِ کعبہ اس قسم کی نمائش ایک ایسا فعل ہے جو فی ذاتہ بدعت اور محدث کی تعریف میں آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب نے اس اعتراض کا وزن ضرور محسوس کیا ہے مگر نمائش کے جواز کے لئے بعض مجبوریوں کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس فیکٹری کا پتہ عوام کو اخبارات کے ذریعہ معلوم ہو چکا تھا جہاں غلاف بن رہا تھا۔ لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ اس پر لگنے شروع ہو گئے لوگ ہمارے روکنے کے باوجود کسی نہ کسی طرح فیکٹری سے غلاف کے تھان حاصل کر کر کے لے جا رہے تھے اور نہ صرف لاہور میں جگہ جگہ زیارتیں ہونے لگیں بلکہ آئے دن ہمارے پاس اطلاعات آرہی تھیں کہ آج غلاف فلاں شہر میں پہنچ گیا اور وہاں اس کا جلوس نکلا یا ہزارہا آدمیوں نے اس کی زیارت کی۔ ہمارے لئے کسی طرح ممکن نہیں تھا کہ ہم غلاف کے تھانوں کو خفیہ طور پر فیکٹری سے نکال کر چپکے سے کراچی یا مکہ بھیج دیتے۔ ان حالات میں ہم نے یہ رائے قائم کی کہ عوام کی اس فطری دلچسپی کو جو ہمارے یا کسی کے بھڑکانے سے نہیں بھڑکی ہے بلکہ خود بخود بھڑک اٹھی ہے غلط رخ پر جانے سے روکنے اور صحیح رخ پر ڈال دینے کی کوشش ناگزیر ہے۔ اگر ہم ایسا نہ کریں گے تو یہ دلچسپی ایسا راستہ اختیار کر لے گی جو شرعی اعتبار سے بہت زیادہ قابل اعتراض ہوگا۔"

(ایشیا ۱۷/۴/۶۳ صفحہ ۲)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر عوام کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ کسی بدعت یا محدث کے لئے بیقرار ہو جائیں تو وہ بدعت یا محدث ایسے طریقے سے کرنا جائز ہے جس سے کم سے کم شرعی طور پر قابل اعتراض ہو۔ معلوم نہیں بدعت اور محدث میں کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ کا کیا تعلق ہے سوال مولوی امین احسن صاحب اصلاحی کے الفاظ میں یہ ہے کہ

"اب یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ احداث فی الدین کی یہ نئی تحریک ہمارے ان عوام کو کہاں لے جا کر چھوڑتی ہے جو پہلے ہی سے شرک و بدعت کی گوناگوں بیماریوں میں مبتلا تھے۔ ان حضرات نے غلافِ کعبہ کی تعظیم و عبادت کا جو نیا درس قوم کو دیا ہے اس کے پیش نظر تو اب یہ اندیشہ بے جا نہیں قرار دیا جا سکتا کہ جس کے گھر میں بھی غلافِ کعبہ کا کوئی اصلی یا جعلی ٹکڑا موجود ہو یا وہ حاصل کر سکے۔ وہ اس کو زیارتگاہ بنا کر بیٹھ جائے اور تعظیم شعائر اللہ کے نام پر اس کو تعظیم و پرستش۔ نذر و نیاز، دعا و استغاثہ، جلب زر اور ہتک حرمات کا ایک ذریعہ بنا لے۔" (الاعتصام لاہور ۵/۴/۶۳)

دوسرے لفظوں میں اگر لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ کسی گناہ کرنے پر تلے ہوں تو گناہ کرنے کی کوئی جائز صورت بھی نکالی جا سکتی ہے تاکہ لوگ زیادہ گناہ نہ کریں۔ اگر یہی بات درست ہوتی تو سیدنا حضرت ابوبکر صدیق مانعین زکوٰت کے متعلق یہ مشورہ مان لیتے کہ ان سے رعایت کی جائے مگر اس اللہ کے بندے نے کہا کہ میں ایک رسی بھی جو زکوٰت میں نکلتی ہو نہیں چھوڑوں گا۔ اس سے بڑھ کر مجبوری کیا ہو سکتی ہے کہ ایک طرف اسلامی لشکر کا باہر جانا لازمی تھا اور دوسری طرف مانعین زکوٰت مدینہ پر حملہ کرنے پر تلے ہوئے تھے اگر "اقامت دین" کے تمام داعیان مودودی صاحب کا طرز عمل اختیار کرتے تو آج دین کا کہیں نام و نشان نہ ملتا۔

حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب نے اپنی اس کمزوری کو خود بھی محسوس کیا ہے چنانچہ مکتوب کے آخر میں آپ لکھتے ہیں:۔

"آخری بات قابل ذکر یہ ہے کہ میرے پیش نظر غلاف کعبہ کی زیارت اور اس کے جلوس کو کوئی مستقل رسم بنانا ہرگز نہیں ہے جو کچھ کیا گیا وہ مجبوراً ان حالات کی بناء پر بضرورت کیا گیا جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے آئندہ اگر پاکستان میں میرے ذریعہ سے غلاف بننے کی نوبت آئی تو میں اسے حتی الامکان خاموشی کے ساتھ بنوانے کی کوشش کروں گا لیکن آپ سمجھ سکتے ہیں کہ جو کام تنہا مجھے نہیں کرنا بلکہ بہت سے کاریگروں سے کروانا ہوگا اس کا مخفی رہنا بہت مشکل ہے۔"

(ایشیا ۱۷/۴/۶۳ صفحہ ۱)

آخری فقرہ ملاحظہ فرمائیے مطلب یہ ہے کہ اگر آئندہ بھی شائقین کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ نے وہی حالات پیدا کر دیئے تو ہم مجبور ہوں گے یعنی خواہ بدعت اور محدث قائم ہو جائے ہمیں اس کی پرواہ نہیں مگر ہم عوام کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ کو مایوس نہیں کریں گے۔

الٹے وہ شکوے کرتے ہیں اور کس ادا کے ساتھ
نا طاقتی کے طعنے ہیں عذر جفا کے ساتھ

مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے یہ جلوس اور تشہیر کی بدعت نہایت دیندارانہ طریق سے سرانجام دی ہے اس لئے معترضین غلطی پر ہیں۔ چنانچہ مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"اس بناء پر ہم نے لاہور میں معززین شہر کی ایک کمیٹی بنائی تاکہ منظم طریقہ سے لوگوں کو غلاف دکھائے اور پھر باقاعدہ جلوس کی شکل میں اسے روانہ کرنے کا انتظام کرے اس کے ساتھ ہم نے بیرونی شہروں کے لئے بھی اسپیشل ٹرینوں کا انتظام کیا تاکہ بے قاعدہ طریقے سے غلاف کے تھانوں کے باہر جانے کا سلسلہ ہو۔ لاہور کی کمیٹی نے چار دن عورتوں کے لئے اور تین دن مردوں کے لئے نمائش کی خاطر مقرر کئے اور اس بات کا اہتمام کیا کہ عورتوں کی نمائش میں صرف تعلیم یافتہ خواتین اور مردوں کی نمائش میں منتخب مرد کارکن انتظامات کریں اور لوگوں کو مشرکانہ افعال سے روک کر ذکر اللہ اور درود شریف کی تلقین کریں۔ اسی طرح جو اسپیشل ٹرینیں باہر بھیجی گئیں ان کے ساتھ بھی چند کارکن بھیجے گئے اور انہیں یہ ہدایت کی گئی کہ ہر اسٹیشن پر پہنچتے ہی اللہ اکبر اور کلمہ طیبہ کا ورد لاؤڈ اسپیکر پر شروع کر دیں تاکہ لوگ آپ سے آپ ذکر الٰہی کی طرف راغب ہو جائیں نیز عورتوں اور مردوں کو غلاف دکھانے کے انتظامات بالکل الگ کریں۔ مجمعوں کو خلط ملط نہ ہونے دیں اور لوگوں کو غلاف کی حقیقت بتا کر ایسے افعال سے روکتے رہیں جو مشرکانہ ہوں۔ پھر لاہور میں جلوس کا جو پروگرام بنایا گیا اس میں بھی یہ انتظام کیا گیا کہ اللہ کے ذکر کی اس طرح بھرمار کی جائے کہ دوسرا نعرہ بلند ہونے کی نوبت نہ آنے پائے۔ نیز بار بار یہ اعلان کیا گیا کہ عورتیں جلوس میں شامل نہ ہوں۔"

(ایشیا ۱۷/۴/۶۳ صفحہ ۲)

یعنی اگر کسی بدعت اور محدث میں کلمہ طیبہ کے نعرے لگائے جائیں تو شریعت کو اس پر اعتراض کرنے کا حق سلب ہو جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ "مجدد احیائے دین" کا یہ کارگر طریقہ ائمۂ اسلام میں سے کسی کو نہ سوجھا۔ اگر سوجھ جاتا تو خدا جانے آج کیا ہو جاتا۔

باغباں بھی خوش رہے راضی رہے صیاد بھی

خدا کا گھر بھی پورا ہو گیا اور خلقِ خدا کا بھی دین استوار ہو گیا معترضین اور کیا چاہتے ہیں۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"یہ باتیں تو خیر، ان معاملات سے متعلق ہیں جو ظاہر میں نظر آتی تھیں لیکن ہمارے ان دین داروں کی نگاہ تو ماشاء اللہ باطن تک جا پہنچی ہے۔ انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ میں نے غلاف کعبہ کی نمائش کا سارا اہتمام صرف اس نیت سے کیا تھا کہ میری شہرت ہو اور اس کا سیاسی فائدہ اٹھاؤں اور اس کے ذریعہ سے آئندہ انتخابات میں کامیابی حاصل کروں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ میری یہ نیت ان پر کیسے منکشف ہوئی۔ اگر انہیں علیم بذات الصدور ہونے کا دعویٰ ہے تو یہ اس شرک و بدعت سے اشد چیز ہے جس پر وہ گرفت کر رہے ہیں اور اگر انہوں نے میری طرف یہ نیت قیاس و گمان کی بناء پر منسوب کی ہے تو شاید انہیں قرآن و حدیث میں صرف شرک و بدعت ہی کی برائی ملی ہوگی۔ بہتان و افترا کے متعلق احکام ان کی نگاہ سے نہ گزرے ہوں گے۔"

(ایشیا ۱۷/۴/۶۳ صفحہ ۱)

بحیال خود مودودی صاحب نے معترضین کا منہ بند کرنے کے لئے یہ نہایت کارگر حربہ استعمال کیا ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کہ کوئی شخص سردیوں میں دھوپ میں بیٹھا ہوا ور لوگ یہ قیاس کریں کہ دھوپ تاپنے کے لئے بیٹھا ہے تو وہ شخص کہے کہ کیا تم نے میری نیت میرا دل پھاڑ کر معلوم کر لی ہے۔ ذیل میں ہم صرف امین احسن صاحب اصلاحی کے خط کا ایک ٹکڑا پیش کرتے ہیں:۔

"جن لوگوں نے یہ فتنہ اٹھایا ہے وہ شرک اور توحید کے فرق سے اتنے بے خبر نہیں ہو سکتے کہ ان صریح مشرکانہ حرکات پر بھی ان کے ضمیر مطمئن ہو جاتے جن پر ہمارے ملک کے وہ لوگ بھی شرمندگی محسوس کرتے ہیں جو بدعات کے لئے مشہور رہے ہیں لیکن ان لوگوں کو سیاسی اقتدار کی طمع نے اب ایسا اندھا بہرا بنا دیا ہے کہ یہ اپنی اس خواہش پر ہر چیز قربان کر دینے کے لئے تُل گئے ہیں۔ یہ ایمانی زوال ان لوگوں پر دفعتہً طاری نہیں ہوا ہے بلکہ اس کے آثار بہت پہلے سے شروع ہو چکے تھے۔ اسی بناء پر میں عرصہ سے یہ خطرہ محسوس کر رہا تھا کہ "اقامتِ دین" کے یہ مدعی بہت جلد اس ملک

(باقی صفحہ ۸ پر)

احب للناس ما تحب لنفسك تکن مسلماً (الحدیث)

علماء رحیم یار خاں کیلئے لمحہ فکریہ

کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو سلوک ایسا
کہ جو کوئی تم سے کرتا تمہیں ناگوار ہوتا

محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد

(۱)

جماعت احمدیہ رحیم یار خان نے اپنے آقا و مولا سید الانبیاء فخر المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت بیان کرنے کے لئے ایک جلسہ کا اعلان کیا تھا۔ جس پر رحیم یار خان کے بعض علماء نے بلاوجہ عوام الناس کے جذبات کو احمدیت کے خلاف مشتعل کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر خیر کو روکنے کی کوشش کی۔

حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کی محبت کا تقاضا یہ تھا کہ وہ احمدی علماء کی تقریروں کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر ہونے والی تھیں۔ رواداری کے جذبہ سے خود بھی سنتے اور دوسروں کو بھی سننے کا موقعہ دیتے تا باہمی غلط فہمیاں دور ہوتیں۔ مگر علماء نے بجائے رواداری اختیار کرنے کے جو پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لئے ازبس ضروری ہے۔ لوگوں کو تشدد اور قانون شکنی پر آمادہ کیا۔ اور ایسی ذہنیت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ جس کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا بلکہ قرآن مجید اور احادیث اور تاریخ اسلامی سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ اپنی قوت و طاقت کے زور اور جبر و تشدد کے ذریعہ لوگوں کو ان کے حقوق آزادی سے محروم کرنے کا شیوہ انبیاء اور ان کی جماعتوں کے مخالفین کا رہا ہے نہ کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کا۔

(۲)

جماعت احمدیہ رحیم یار خاں کے جلسہ کو رکوانے کے لئے جو مظاہرہ علمائے رحیم یار خاں نے تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالت کے نام پر ۳۰-۳۱ مارچ ۱۹۶۳ء کو کیا بہاولپور کا اخبار "رہبر" اپنی ۲ اپریل ۱۹۶۳ء کی اشاعت میں اس مظاہرہ کی تفصیل یوں لکھتا ہے

"جماعت احمدیہ کے امیر ضلع چوہدری فضل احمد صاحب باجوہ آڑھتی غلہ منڈی نے ۳۰-۳۱ مارچ کو رحیم یار خان میں بالمقابل گرلز ہائی سکول کارخانہ میں جلسہ عام کی اجازت لی تھی۔ جب اس جلسے کے ہینڈبل تقسیم ہوئے اور پوسٹر لگائے گئے تو شہری لوگوں نے غم و غصہ کا اظہار کیا اور ایک وفد ترتیب دیا ...... یہ وفد ڈپٹی کمشنر کو ملا۔ اور جلسہ کی منسوخی کا مطالبہ کیا ڈپٹی کمشنر نے ایس پی رحیم یار خاں سے رپورٹ طلب کی۔ فضل احمد صاحب باجوہ احمدی نے کہا کہ ہم نے حامد رضا وکیل سے کارخانہ مذکور میں جلسہ کرنے کی اجازت لی ہوئی ہے۔ اور جب حامد رضا کا بیان لیا گیا۔ تو اس نے منظوری دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے ...... نہیں معلوم تھا کہ جلسہ جماعت احمدیہ کا ہے فضل احمد باجوہ نے مجھے کہا تھا کہ ہم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ کر رہے ہیں۔ اس لئے میں نے اجازت دے دی تھی مگر اب میں اس جگہ پر جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ چنانچہ اس کے انکار پر ڈی۔ ایس پی نے ڈی سی کو رپورٹ کر دی تھی۔ اس کے باوجود شہر میں کشیدگی پائی جاتی رہی۔ کل ۴ بجے کسی شخص نے مولوی غلام ربانی کو فون پر اطلاع دی۔ کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ مولوی مذکور تین چار صد افراد جن میں بندوقوں، کلہاڑیوں، لاٹھیوں سے مسلح افراد کی تعداد بھی کافی تھی روانہ ہو گئے اور جلسہ گاہ پر پہنچنے کے لئے منتخب جگہ پر پہنچے تو معلوم ہوا اطلاع غلط دی گئی۔ اس کے بعد تمام لوگ جلوس کی شکل میں شہر کی سڑکوں اور بازاروں سے گزرے اور احمدیہ ارکان اب بھی جلسہ کی اجازت لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

اس خبر سے ظاہر ہے کہ جلسہ "سیرت النبی" کا تھا اور اسی وجہ سے احمد رضا صاحب وکیل نے کارخانہ میں جلسہ کرنے کی اجازت دی تھی جس وفد نے ڈپٹی کمشنر صاحب سے مل کر جلسہ کی منسوخی کا مطالبہ کیا جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے انہیں نفی میں جواب دیا اور فرمایا کہ جماعت کو جلسہ کرنے کا حق ہے۔ وہ کریگی۔ اس کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ احمد رضا صاحب کا قصد کیا گیا۔ جب احمد رضا صاحب نے فضا مکدر دیکھ کر کارخانہ میں جلسہ کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ تو ڈی ایس پی صاحب کی رپورٹ پر جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے پہلی اجازت منسوخ کر دی۔ اور ادھر ڈی ایس پی صاحب اور بعض ماتحت افسران پولیس نے شہر کی فضا کو خراب پا کر جماعت احمدیہ رحیم یار خاں سے خواہش کی کہ جلسہ نہ کیا جائے۔ اس لئے جماعت احمدیہ نے افسران حکومت سے تعاون کرتے ہوئے کسی اور مقام پر جلسہ کرنے کا خیال بھی ترک کر دیا۔ تا افسران حکومت کو کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ یہ وہ صورت حال تھی۔ جس سے متاثر ہو کر امیر جماعت احمدیہ رحیم یار خاں نے نہایت دردمندانہ دل کے ساتھ ایک مختصر سا پمفلٹ شائع کیا جس کا عنوان تھا "جلسہ سیرت النبیؐ سے رحیم یار خاں کے معزز علماء کو شدید خطرہ" اس پمفلٹ میں حضرات علماء سے یہ اپیل کی گئی کہ وہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ فرمائیں اور اپنی پوری زندگی اسوۂ رسولؐ کے قالب میں ڈھال دیں۔ کیونکہ عشق رسولؐ کے جذبہ کا احیاء اور نظام اسلامی کا قیام اسی پر موقوف ہے۔

قارئین حیران ہوں گے کہ اس محبت بھری درخواست کے جواب میں اراکین جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ کی مسجد رحیم خاں کی طرف سے ایک پمفلٹ "عوام مسلمانوں کو دھوکا دینے کی ناپاک سازش" کے پاکیزہ عنوان سے شائع کیا گیا ہے جس میں جماعت احمدیہ کو دھوکا باز۔ فریبی منافق وغیرہ القاب سے یاد فرماتے ہوئے علمائے رحیم یار خان کو ناموس رسالت کا علمبردار قرار دیا ہے۔ اور مستحق مظاہرہ کروانے پر دل کھول کر سراہا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ع نا طقہ سر بگریباں ہے کہ اسے کیا کہیئے

(۳)

زیر نظر پمفلٹ میں اپنی اس غیر اسلامی حرکت پر پردہ ڈالنے کے لئے جو سیرۃ النبی کے جلسہ کے رکوانے کے سلسلہ میں کی گئی۔ ناشرین پمفلٹ نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کے چند اقوال پیش کئے ہیں جن کے جوابات جماعت احمدیہ کی طرف سے بارہا دیئے جا چکے ہیں۔ اس لئے اس مرحلہ پر ہمیں ان حوالہ جات کے متعلق کسی جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ ان کے اس قسم کے اعتراضات سابقہ بزرگان امت کی کتابوں سے ناواقفیت کی وجہ سے ہیں۔ ورنہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے کوئی ایسا دعوےٰ نہیں کیا جس کی نظیر پہلے بزرگوں کی کتب میں نہ پائی جاتی ہو۔ مثال کے طور پر میں ان کے پیش کردہ حوالہ جات میں سے ایک حوالہ کو لے لیتا ہوں۔ قارئین کرام اسی پر ان کے بقیہ حوالہ جات کو قارئین کرام اسی پر ان کے بقیہ حوالہ جات کو قیاس کر لیں۔

علمائے رحیم یار خاں لکھتے ہیں کہ بانی جماعت احمدیہ کا دعوےٰ ہے:۔

"جو شخص مجھ میں اور نبی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں فرق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا"۔ (خطبہ الہامیہ ص۲)

یاد رہے کہ یہ عبارت خطبہ الہامیہ کے صفحہ ۲ پر ہرگز نہیں بلکہ صفحہ ۱۷۱ پر ہے۔ اس حوالہ کے پیش کرنے سے ان کا مقصد یہ ہے کہ گویا حضرت بانی جماعت احمدیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمسر اور ہم مرتبہ ہونے کا دعوےٰ کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس پیش کردہ حوالہ سے پانچ سطور پہلے حضرت بانی جماعت احمدیہ نے قرآن مجید کی آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم سے ایک استدلال کیا ہے جس کی ابتداء اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔

"وان آدم آخر الزمان حقیقۃ ھو نبینا صلی اللہ علیہ وسلم والنسبۃ بینی و بینہ کنسبۃ من علّم و تعلّم" یعنی آخری زمانہ کا آدم درحقیقت ہمارے نبی کریم ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور میری نسبت اس جناب کے ساتھ استاد اور شاگرد کی نسبت ہے" (خطبہ الہامیہ ص۱۷۱)

لیکن حضرات علمائے رحیم یار خاں دیدہ دانستہ اس کو نظر انداز کر گئے۔ کیونکہ اس سے ان کے اعتراض کی قلعی کھلتی تھی۔ اسی طرح آپ کا الہام ہے:۔

"کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم و تعلّم" (حقیقۃ الوحی ص۹۹)

یعنی ہر ایک برکت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک وجود سے ہے پس برکت والا ہے جس نے سکھایا اور برکت والا ہے جس نے سیکھا۔ گویا آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شاگرد ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے استاد۔ اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمدؐ

اور فرماتے ہیں۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

اُس قدر بیہ فدا ہوں اُس کا ہی بن ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

پس استاد اور شاگرد کی نسبت کو مدّنظر رکھتے ہوئے کسی کا مذکورہ بالا جملہ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ آپ نے حقیقۃً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہونے یا آپ کے ہم مرتبہ ہونے کا دعویٰ کیا سراسر لغو و باطل ہے۔ اور آپ کے فرمان " من فرّق بینی و بین المصطفیٰ " کہ جس نے میرے اور مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان تفریق کی سے مراد اس اتحاد اور یگانگت سے انکار کرنا ہے جو آپ کو فنافی الرسول ہونے کے لحاظ سے ہے۔ یعنی آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور آپ کی شاگردی اور آپ کی اتباع میں اس قدر فنا ہوئے ہیں کہ گویا آپ کا وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود سے بلحاظ روحانیت علیحدہ نہیں رہا بلکہ متحد ہو گیا ہے اور اس مقام پر مجازاً خادم پر مخدوم اور ظلّ پر اصل اور شاگرد پر استاد کا نام اطلاق کرنا درست ہوتا ہے جیسے امام ابو یوسف رح کو جو حضرت امام ابو حنیفہ رح کے شاگرد تھے کہا جاتا ہے :-

" ابو یوسف ابو حنیفۃ
کہ امام ابو یوسف ابو حنیفہ ہیں "
(تفسیر کشاف جلد ۱ صـ۲۰۲)

مگر صوفیاء کرام نے اسی مقام کو عینیت سے بھی تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ بحر العلوم مولوی عبد العلی صاحب مثنوی مولانا روم رح کے شعر ؎

گفت زیں سو بُوئے یارے میرسد
کاندریں وہ شہر یارے میرسد

کی شرح میں فرماتے ہیں :-

" یا بہر چوں قطب وقت بود عین
رسول علیہ السلام بود۔ چرا کہ قطب نے
باشد مگر بر قلب محمد صلے اللہ علیہ وسلم
و ہر کہ بر قلب کسے بود عین آنکس است "

(مثنوی دفتر چہارم صـ۱۵)

اسی طرح حضرت سید عبد القادر جیلانی رح اسی مقام میں انہی معنی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے متعلق فرماتے ہیں :-

" ھٰذا وجود جدّی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم لا وجو
عبد القادر "

(مناقب الاولیاء مطبوعہ مصر صـ۳۵
و گلدستہ کرامات صـ۱)

کہ یہ عبد القادر کا وجود نہیں بلکہ یہ میرے جدّ امجد محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے۔

لیکن مشکل یہ ہے کہ علماءِ ظواہر ان روحانی مقامات سے ناآشنا اور ان منازل روحانیہ سے بے خبر محض ہیں۔ انہوں نے پہلے ایسے بزرگوں کو بھی زندیق اور کافر کہا اور اب بھی ایسے اہلِ مقامات کو وہ کافر و مرتد ٹھہراتے ہیں۔

پس حضرت بانی جماعت احمدیہ نے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہونے کے مدعی تھے کوئی ایسا دعویٰ نہیں کیا جس کی تائید بزرگانِ سلف کے اقوال سے نہ ہوتی ہو اور آپ نے اپنی جماعت کو جو تعلیم دی ہے وہ یہی ہے کہ :-

نوع انسان کے لئے روئے
زمین پر اب کوئی کتاب نہیں
مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں
کے لئے اب کوئی رسول اور
شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش
کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال والے
نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے
غیر کو کسی نوع کی بڑائی مت دو
تا تم آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ۔"

اور فرماتے ہیں :-

" نجات یافتہ کون ہے ؟ وہ
جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے
اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں
اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع
ہیں۔ اور آسمان کے نیچے نہ اسکے
ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور
نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور
کتاب ہے "

(کشتی نوح صـ۱۳)

ضروری اطلاع

انصار اللہ کے امتحان آخری سہ ماہی ۶۲ء کا نتیجہ ماہنامہ انصار اللہ کے تازہ پرچہ میں شائع نہیں ہو سکا انشاء اللہ اگلے نمبر میں شائع کرا دیا جائے گا۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا:- چوہدری بشیر احمد صاحب کاٹھگڑھی جنرل مینجر احمد ٹرانسپورٹ کمپنی لائلپور تقریباً بارہ یوم سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہیں احباب جماعت سے صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد الشکور جاوید متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

سرگودہا میں لجنہ اماء اللہ کی تعلیمی و تربیتی کلاس کا انعقاد

مسجد احمدیہ سرگودہا میں لجنہ اماء اللہ کی دس روزہ تعلیمی و تربیتی کلاس مورخہ ۸۔ اپریل کو شروع ہو کر ۱۷ اپریل تک جاری رہی کلاس میں اہم دینی مسائل پر لیکچر دیئے گئے۔

کلاس کو پڑھانے کے لئے محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ و محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ اور محترمہ مسعود اختر صاحبہ سرگودہا کو مقرر کیا گیا تھا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے کلاس کامیاب رہی۔ اختتام پر امتحان لیا گیا۔

۱۷ اپریل کو کلاس کے اختتام پر لجنہ سرگودہا کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں خاکسارہ نے بچیوں کو زیادہ سے زیادہ دینی علم سیکھنے کی تلقین کی اور پھر اسناد و انعامات تقسیم کئے۔ آخر پر محترمہ صدر صاحبہ لجنہ سرگودہا نے تقریر فرمائی اور کلاس کے کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہونے پر شکریہ ادا کیا۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام ایسی کلاسز بہت کامیاب رہی ہیں۔

ان دنوں لاہور میں بھی ایک کلاس جاری ہے اور بہت جلد انشاء اللہ شیخوپورہ۔ لائلپور۔ راولپنڈی پشاور۔ جہلم میں بھی ایسی کلاسز منعقد کی جا رہی ہیں۔ آجکل میٹرک کے امتحان ہو چکے ہیں اور لڑکیاں فارغ ہیں۔ اس لئے ان دنوں میں ایسی کلاسز زیادہ کامیاب ہو سکتی ہیں۔ لجنات کو ضرور ان کلاسوں کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ (نائب جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ ربوہ)

لیڈر (بقیہ صـ۲)

بن اسلام اور مسلمانوں کے لئے ایک فتنہ بن جائیں گے افسوس ہے کہ میرا یہ اندیشہ بالکل صحیح نکلا۔ اور ان حضرات نے غلاف کعبہ کی نمائش اور جلوس کے پیچھے نہ صرف اپنے تمام بیان کردہ عقائد و ایمانیات کا جنازہ نکال دیا ہے بلکہ غلاف کے اس احترام کی آڑ میں ملک کے لاکھوں عوام کے دین و ایمان کو بھی اپنی سیاسی بازی گری کے داؤں پر لگا دیا ہے۔" (الاعتصام لاہور ۵/۴/۶۳)

اس کے بعد علامہ قطب الدین احمد اخگر فی صاحب نائب مدیر "سواد اعظم" لاہور کا ایک حوالہ بھی ملاحظہ ہو :-

" خدا کا احسان عظیم ہے کہ امسال غلاف کعبہ بنانے کا شرف پاکستان کو حاصل ہوا اور یہ بھی خدا کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے مسلک اہل سنت کی تائید کرانے اور حق ہو ثابت کرنے کے لئے ان لوگوں کے ذریعہ سے غلافِ کعبہ بنوایا۔ اور پھر اس کا جلوس نکلوایا کہ جو جلوس عید میلاد النبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور بزرگان دین کے مزارات پر چادر چڑھانے کو شرک بدعت قرار دیتے تھے لیکن آج انہی لوگوں نے جشنِ غلافِ کعبہ کس زور و شور سے منایا۔ اور کس تزک و احتشام کے ساتھ جلوس غلافِ کعبہ نکالنے کا اہتمام کیا ؟ پاکستان کا ہر باشندہ جانتا ہے۔

مولانا کوثر نیازی نے حضوری باغ شاہی مسجد لاہور میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ غلافِ کعبہ کو بوسہ دینا، اس پر پھول ڈالنا، اس کو عطر میں بسانا، یہ سب باتیں شرک ہیں" اسی پر کسی نے مجمع میں سے کھڑے ہو کر کہا مولانا! اگر یہ باتیں شرک ہیں تو ہمارا زمین پر نماز پڑھنا بھی شرک ہے ؟ ... بات تو پتہ کی کہی۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ غلافِ کعبہ کا لاہور میں تیار ہونا بھی شرک ہے۔ کیونکہ قرآن و حدیث میں کہیں نہیں آیا کہ غلافِ کعبہ لاہور میں مودودی صاحب کے ذریعہ تیار ہو؟ اور مولانا کوثر نیازی صاحب غلافِ کعبہ پر تقریر کرتے پھریں اور مودودی صاحب سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے غلافِ کعبہ کی نمائش کے ساتھ ساتھ اپنی بھی نمائش کرائیں یا جلوس کے ساتھ اس طرح نکلیں جیسے شری منتی جی مہاراج کا جلوس نکل رہا ہو۔

ایک طرف تو شرک و کفر کے فتوے دیئے جاتے ہیں تو دوسری طرف اپنے لئے عین ثواب۔ اب ذرا کوئی مودودی صاحب سے یہ پوچھے کہ حضرت! جلوس غلافِ کعبہ کیسے اور کب سے جائز ہوا ؟ کیا اس جلوس کے لئے آپ کے شرک کی مشین سرد ہو گئی تھی ؟ یا ہوائی جہاز سے پھول برسائے جانے سے اس کے پہیئے پنچر ہو گئے تھے ؟ جشن میلاد تو کنہیا کا جنم ہے اور جشن غلافِ کعبہ عین ثواب "

(رضا کار لاہور ۱۶/۴/۶۳ صـ۲)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

" آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنیوالا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہو گی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے "

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی چند اہم خصوصیات

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ ۲۵ اگست ۱۹۶۲ء کو سوئٹزرلینڈ کے دارالحکومت بنام زیورک میں حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد میں سے ہیں) کے دست مبارک سے ایک احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جا چکا ہے۔ اب یہ مسجد خدا تعالیٰ کے فضل سے پایۂ تکمیل کو پہنچنے والی ہے۔ احباب جماعت کے ازدیادِ علم و ایمان کے لئے اس مسجد کی بعض اہم خصوصیات ذیل میں پیش کی جاتی ہیں

پہلی خصوصیت تبلیغ اسلام کا عالمگیر ذریعہ

سیدنا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے یہ پیارے الفاظ "یورپین ممالک میں مسجد تبلیغ کا ایک ضروری حصہ ہے"۔

سوئٹزرلینڈ کی مسجد کی تبلیغی خصوصیت کو اور زیادہ نمایاں کر دیتے ہیں۔ جب ہمیں اس ملک کے متعلق یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ یورپ کے عین قلب میں واقع ہے اور اپنے قدرتی دلفریب مناظر اور صحت افزا آب و ہوا کے باعث دنیا بھر کے سیاحوں کے لئے "سیرگاہ" بنا ہوا ہے۔ اور عرصہ دراز سے امن کا گہوارہ رہا ہے۔ اس طرح دنیا کی تمام قوموں کے چیدہ چیدہ متمول لوگ کسی نہ کسی بہانہ سے یہاں پہنچ جاتے ہیں۔ اندریں صورت اس ملک کے پُرامن اور خوشگوار ماحول میں جب اللہ اکبر کی آواز ہماری مسجد سے بلند ہوگی تو دنیا کی بے شمار قوموں کے نمائندوں کو اسلام کا حیات بخش پیغام پہنچانے کا موجب بنے گی۔ متمول لوگوں کے متعلق دیکھنے میں آیا ہے اور یورپین لوگ تو اس بارہ میں مشہور ہیں کہ جب وہ اپنے ملک میں کسب معاش میں مصروف ہوتے ہیں تو دین کی باتوں کی طرف دھیان دینے کی فرصت ہی نہیں پاتے۔ لیکن سیر و سیاحت کی غرض سے جب کہیں جاتے ہیں تو ہر منظر اور ہر آواز سے لطف اندوز ہونا ان کے زیر نظر رہتا ہے اور ہر چیز کا اثر قبول کرنے کے لئے ان کے قلوب تیار رہتے ہیں۔ پس اس جنت نظیر ملک میں مسجد کا قیام ان شاء اللہ تعالیٰ عالمگیر ذریعہ تبلیغ ثابت ہوگا۔ جو تاثیر کے لحاظ سے بھی نمایاں حیثیت رکھے گا۔

دوسری خصوصیت اولادِ مبشرہ کے ہاتھوں سنگِ بنیاد

اس مسجد کی خصوصیت ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد مبشرہ میں سے ایک مقدس اور مطہر ہستی کے ذریعہ اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جماعت کے لئے جس قدر خوشی اور انبساط کا باعث ہوئی۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ مسجد لنڈن کے بعد یہ دوسری مسجد ہے جسے یورپ کی مسجدوں میں یہ امتیازی خصوصیت حاصل ہوئی۔ مسجد لنڈن کا سنگ بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لختِ جگر کے مقدس ہاتھوں نے رکھا تھا تو اس مسجد کا سنگ بنیاد حضور علیہ السلام کی دختر اختر کے دستِ مبارک نے

(۳) تیسری خصوصیت اسلام میں عورت کے مقام کا عملی سبق

اسی سلسلہ میں جماعت کی خواتین بجا طور پر فخر کر سکتی ہیں کہ اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کا شرف ان کے حصہ میں آیا۔ قبل ازیں لنڈن اور ہیگ کی مساجد کے ذریعہ ہمارے مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغربی اقوام کو اسلام میں عورت کے مقام پر جو پُرحکمت درس دیا تھا وہی قیمتی سبق اس مسجد کے ذریعہ بھی دہرایا گیا اور اسلامی تعلیم کی برتری کا عملی ثبوت پیش کیا گیا۔

چوتھی خصوصیت توحید اور تثلیث کا مقابلہ

شہر زیورک میں جس قطعہ زمین پر ہماری مسجد زیر تعمیر ہے اتفاق سے اسکے بالمقابل عیسائیوں کا ایک گرجا ہے۔ چنانچہ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ اس ضمن میں یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر ہے جس میں کسی انسانی تدبیر کا دخل نہ تھا۔ اتفاق سے ہمیں مسجد کے لئے پلاٹ ایسی جگہ ملا ہے جو عین گرجا کے سامنے ہے۔ مسجد خدائے واحد کا گھر ہے۔ اور اس سے پانچوں وقت اس کی توحید کی منادی ہوتی ہے اس کے بالمقابل مسیحی گرجا تثلیث کا مرکز ہے۔ ان کے ایک دوسرے کے مقابل ہونے سے تصویری زبان میں توحید و تثلیث کے مقابلہ کا اظہار ہے اور یہی چیز ہے جس کو سوئٹزرلینڈ میں فطری طور پر محسوس کیا جا رہا ہے۔ یہاں کے لوگوں کے سوالات ان کے احساس کے آئینہ دار ہیں"۔

ان خصوصیات کے پیش نظر اس مسجد کی اہمیت روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہا العالی کا یہ ارشاد ہمیں صحیح راہِ عمل کی طرف دعوت دے رہا ہے۔ فرمایا:۔

"درحقیقت یہ مسجد نہ صرف ہماری بڑی دعاؤں کی مستحق ہے۔ بلکہ اس بات کی مستحق ہے . . . . . . کہ اس کی امداد کے لئے دل کھول کر چندہ دیا جائے"۔

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل)

ایک سوال کا جواب

عنوان بالا سے میرا ایک مضمون الفضل ۲۴ فروری سنہ ۶۲ء کی اشاعت میں شائع ہوا تھا۔ اس میں "حقیقت گلزار صابری" نامی کتاب سے ایک اقتباس میں درج تھا کہ "امام مہدی کا زمانہ سنہ ۱۲۰۰ ہجری کے قریب ہوگا"۔ اس پر بعض دوستوں نے سوال کیا ہے کہ "۱۲۰۰ ہجری کے قریب زمانہ" سے کیا مراد ہے؟ آیا چودھویں صدی کے قریب کا زمانہ یا سنہ ۱۲۰۰ ہجری کے قریب کا زمانہ؟

ان دوستوں کی خدمت میں جواباً گذارش ہے کہ "سنہ ۱۲۰۰ء ہجری کے قریب زمانہ" سے مراد چودھویں صدی ہجری کے قریب کا زمانہ ہے۔ اس لئے کہ سنہ ۱۲۰۰ء ہجری سے پہلے سنہ ۱۳۰۰ء ہجری ہے اور سنہ ۱۴۰۰ء ہجری کے قریب زمانہ سے تیرھویں صدی کا آخر یا چودھویں صدی کا آغاز ہی مراد ہو سکتا ہے"۔

علاوہ اس کے خود "مصنف گلزار صابری" نے کتاب میں بعض دوسرے مقامات پر بھی امام مہدی کے ظہور کے زمانہ اور اس زمانہ میں فتنوں کے ظہور کی کثرت کا ذکر کیا ہے۔ جس سے اس بات کی مزید وضاحت ہوتی ہے کہ سنہ ۱۲۰۰ ہجری کے قریب زمانہ سے مراد مصنف کے نزدیک تیرھویں صدی کا آخر یا چودھویں صدی کا آغاز ہی ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر "مصنف گلزار صابری" اپنے متعلق سابق بزرگوں کی ایک پیشگوئی کو دہراتے ہوئے اپنے زمانہ کو امام مہدی کے قریب کا زمانہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اور وہ زمانہ (مصنف کتاب کا زمانہ ناقل) قریب حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہونیوالا ہے"

اس بعد امام مہدی کے زمانہ کے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"طرح طرح کے فتنے ہفت اقلیم میں ظہور میں آئینگے اور سنہ ۱۳۰۰ ہجری کے بعد آغاز سنہ ۱۴۰۰ ہجری سے یہ امر (اسلام کی ترقی اور مخالفین کی سرکوبی کا امر ناقل) بطون سے بوتیرہ ظہور میں آویں گے . . . . اور اغیاث و اقطاب تمام روئے زمین کے آغاز سنہ ۱۴۰۰ء ہجری میں مشترک قہر اور رحم کے ہوں گے۔ اور روئے زمین پر ابدال نزول بہت کم کریں گے اور تمام عالم کے دنیا داروں کو نقیب اور نجیب اور اخیار بددعا کریں گے اور دنیا داروں کے ایمان سلب ہو جاویں گے"۔

(گلزار صابری صفحہ ۵۴-۱۵۵ ایڈیشن چہارم مطبوعہ سنہ ۱۳۵۷ھ)

اس پیشگوئی کی عبارت سے واضح ہے کہ امام مہدی کے ظہور کے زمانہ کو تیرھویں صدی، اور آغاز چودھویں صدی کا زمانہ قرار دیا گیا ہے۔ پس مندرجہ بالا پیشگوئی "جس میں سنہ ۱۲۰۰ء ہجری کے قریب کے زمانہ میں ظہور امام مہدی کی خبر ہے" سے یہی مراد ہے کہ امام مہدی چودھویں صدی ہجری کے آغاز میں ظاہر ہونگے۔ اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مہدی علیہ السلام۔ پیشگوئی کی درج بالا کے مطابق چودھویں صدی کے آغاز میں ظہور پذیر ہو چکے تھے جیسا سلسلہ احمدیہ کی کتب پڑھنے والوں پر واضح ہے۔

(محمد اسد اللہ قریشی الکاشمیری مربی سلسلہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بچی عزیزہ مسرت خالدہ کی دماغ کی رگ اچانک پھٹ گئی ہے۔ جس سے خون بند نہیں ہوتا، وقتی طور پر بند ہو کر اندر گرنے لگ جاتا ہے۔ ڈاکٹری تشخیص کے مطابق اندر خون گرنے سے مرض خطرناک ہو سکتی ہے۔ نہایت عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ عزیزہ کو شفا عطا فرما دے۔ آمین (محمد اعظم بونالوی ابن حضرت حاجی محمد فاضل صاحب ۱۱/۷ Q حضرت کالونی لاہور)

۲۔ میری ایک عزیزہ امسال ایم اے انگلش کے امتحان میں شریک ہو رہی ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی جاوے۔ نیز میرے خالو جلال الدین صاحب خوشابی عرصہ سے درد گردہ میں مبتلا ہیں دعائے صحت کی جائے۔ محمودہ شاہدہ ٹیچر س گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چشتیاں ضلع بہاولنگر

۳۔ خاکسار کے والد چوہدری بشیر احمد صاحب مہاجر فتح گڑھ چوڑیاں حال ربوہ بعارضہ فالج بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں تمام احباب بزرگوار ان کی کامل عاجل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

(شجاع اللہ ربوہ)

بیرونی ممالک کے مجاہدین تحریک جدید سو فیصدی چندہ ادا کرنیوالے
مخلص احباب

نام	رقم
مرزا برکت علی صاحب آف آبادان	۹-۵۰ روپیہ
امۃ الرحیم بیگم اہلیہ "	۱۴-۵۰
امۃ الکریم " بنت "	۶-۰۰
امۃ المجیب " " "	۶-۰۰
امۃ الجمیل " " "	۶-۰۰
امۃ اللطیف " " "	۶-۰۰
مرزا الطاف احمد ابن "	۶-۰۰
" حسنات احمد " "	۶-۰۰
" لمعات احمد " "	۶-۰۰
" اکرام احمد " "	۶-۰۰
غلام فاطمہ والدہ مرحومہ مرزا صاحب	۶-۰۰
امیر بیگم ہمشیرہ " "	۶-۰۰
برکات احمد ابن مرحوم	۶-۰۰
افضال احمد " "	۶-۰۰
ڈاکٹر عبدالرشید صاحب کویت	۱۹-۰۰
مرزا محمد عثمان " "	۱۰۸-۰۰
محمد بسیونی صاحب قاہرہ	۷۰/- قرش
احمد فتحی ناصف "	۷۰/- "
طاہر احمد بچگان سید احمد ناصر نیروبی	۲۰/- شلنگ
بیگم سید انور شاہ صاحب "	۱۲۰/- "
بشیر احمد بری صاحب "	۲۰۰/- "
بیگم بشیر احمد حیات صاحب "	۵۲-۰۰
" عبدالعزیز بٹ صاحب	۹۵-۰۰
مرزا تیمور بیگ صاحب دارالسلام	۱۵-۰۰
مسز جمہ مجادی صاحب "	۱۰-۰۰
حمیدی میبانا "	۵۰-۰۰
رمضان سیف "	۲۰-۰۰
محمد سلیم صاحب "	۵-۰۰
چوہدری رحمت خاں صاحب جنجہ	۱۱۵-۰۰
بیگم " " "	۲۵-۰۰
قاضی حبیب الدین احمد صاحب بنکاک	۲۷/- ۱۳ روپیہ
سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ " "	۲۷/-

نام	رقم
خواجہ بشیر احمد صاحب رنگون برما	۸۰-۰۰ روپیہ
والدہ صاحبہ " "	۱۷-۰۰
عبدالحمید صاحب " " "	۱۳-۰۰
صبور علی صاحب " "	۲۲-۰۰
محمد سلیمان معہ اہلیہ " "	۲۵-۰۰
D.E غنی صاحب " "	۷۱-۰۰
V. ستار صاحب " " "	۴۵-۰۰
V ابراہیم صاحب مرحوم "	۳۴-۰۰
V سید ابراہیم صاحب "	۸-۵۰
M.G محمد صاحب "	۶۶-۰۰
A.M سلطان صاحب	۲۷-۰۰
عبدالقادر صاحب معہ اہلیہ	۶۷-۰۰
سید ابراہیم پانگڈا "	۱۰-۵۰
حاجی محمد رمضان صاحب فجی آئی لینڈ	۵۰۰-۰۰
" اعظم "	۵/- ملائی ڈالر
محمد عثمان صاحب "	۵/- "
مہر انگیز خانم " "	۵/- "
محمد رفیق " "	۵/- "
مرزا محمد ادریس صاحب بورنیو	۳۰/- "
بیگم " و بچگان "	۳۶/۵۰ "
احمد یوسف "	۱۰/- "
بوجنگ رڈون "	۲۰/- "
سکریمان "	۷/- "
مرزا عبدالوہاب شوکت لنڈن	۱۰۰/- روپیہ
چوہدری عبدالحمید صاحب لنڈن	۵/- پونڈ
ریاست علی صاحب "	۵/- "
ڈاکٹر لطیف احمد قریشی "	۴/- "
" منصور احمد "	۵/- "
منیر احمد رشید "	۳/- "
ایاز احمد "	۵/- "
عبدالرحیم صاحب سائپرس	۱/۱۰ "

احمدی بچوں میں تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے کا شوق

الحمد للہ کہ تعلیمی امتحانوں میں پاس ہونے کی خوشی میں احمدی بچے شکرانہ کا حق بھی یاد رکھتے ہیں۔ چنانچہ کئی بچوں نے قبل از وقت صدقہ کے طور پر تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لیا اور کئی اب پاس ہونے پر حصہ لے رہے ہیں۔ ذیل میں ان کے اسماء کی تازہ قسط ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ اس دعا کی درخواست کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ان کی کامیابی کو مزید کامیابیوں اور برکتوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

۱- عزیزہ ماہ رخ پروین بنت سید بشیر احمد صاحب منیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ
۲- عزیز سید محمد جمیل الرحمٰن صاحب لطیف آباد (سابق سندھ)
۳- عزیز راجہ کریم احمد ابن ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد دارالبرکات ربوہ
۴- عزیز مظفر احمد سرور دارالصدر ربوہ

دیگر طلباء و طالبات بھی اپنے امتحانوں میں کامیابی پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وصایا

ضروری نوٹ:- (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے۔ کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

— اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ —

مسل نمبر ۱۷۰۰۷- میں محمد صدیق ولد محمد عبداللہ قوم شیخ پیشہ دوکانداری عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۲۸ $\frac{۱۲}{۶۱}$ ساکن قبولہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۲}{۶۳}$ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان خام واقعہ قبولہ ضلع منٹگمری مالیت ۱۰۰۰ (ایک ہزار روپیہ) میری ملکیت ہے۔ میں اس کے $\frac{۱}{۸}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{۱}{۸}$ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اس وقت جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت بذریعہ تجارت مبلغ ۳۰۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{۱}{۸}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ راقم الحروف محمد صدیق ولد محمد عبداللہ قبولہ۔ العبد محمد صدیق بقلم خود۔ گواہ شد سید ولایت شاہ سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد نذیر احمد خان ولد منشی فضل کریم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منٹگمری

مسل نمبر ۱۷۰۱۵- میں امینہ بیگم زوجہ ماسٹر اسلام باری صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن منٹگمری ۲۷۵/۵ آبادی منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۲}{۶۳}$ ۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ وصول شدہ زیور ۴ تولہ طلائی۔ گھڑی چوڑی وزن مالیتی ۴۸۰ روپے (۲) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی تقریباً ۲ تولہ مالیتی ۲۴۰ روپے (۳) ایک نگ وزنی تولہ ماشہ قیمتی ۸۰ روپے۔ ایک انگشتری طلائی وزن چھ ماشہ مالیتی ۶۰ ایک عدد مشین پرانی قیمتی یک صد روپیہ۔ کل میزان بمعہ حق مہر ایک ہزار چار صد ساٹھ روپیہ میری ملکیت ہے۔ میں اس کے $\frac{۱}{۸}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اس جائداد کے علاوہ میری آمد کا کوئی اور ذریعہ نہیں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا اور کوئی ذریعہ پیدا ہوجائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے $\frac{۱}{۸}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ امینہ بیگم زوجہ اسلام باری۔ گواہ شد حکیم دین محمد احمدی پنشنر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد ملک ارشاد باری ولد اسلام باری حال ملازم میونسپل کمیٹی فرید ٹاؤن منٹگمری

مسل نمبر ۱۷۰۲۳- میں خورشید بیگم زوجہ مرزا محمد اسمٰعیل صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چمن کوئٹہ ڈویژن صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری آمد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہوجائے۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری جائداد اس وقت بطور مہر مبلغ ۳۲ روپے ہے۔ جو میں اپنے خاوند سے وصول کرچکی ہوں۔ ایک جوڑہ کانٹے طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی ۲۰۰ روپے (۳) ایک عدد سلائی کی مشین مالیتی ۲۰۰ روپے۔ کل جائداد مالیتی مبلغ چار صد بتیس روپے (۴۳۲ روپے) ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد اور آمد اگر کوئی ہوئی تو اس کے بھی $\frac{۱}{۸}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے $\frac{۱}{۸}$ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ خورشید بیگم اہلیہ مرزا محمد اسمٰعیل صاحب۔ گواہ شد مرزا محمد اسمٰعیل بقلم خود موصی ۱۹۱۴ ولد مرزا حسین دین چمن بلوچستان گواہ شد مرزا محمد الیاس ولد مرزا محمد اسمٰعیل صاحب اینڈ سنز چمن بلوچستان

مسل نمبر ۱۷۰۱۷ میں بشریٰ بیگم زوجہ چوہدری خلیل احمد قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۰۳/۱۱-ل ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند ہے ۱۰۰۰
۲۔ گلوبند طلائی وزن تقریباً ۵ تولہ مالیتی ۔۔۔ ۶۰۰
۳۔ کڑے طلائی ۱ عدد وزن ۳ تولہ " ۔۔۔ ۳۶۰
۴۔ کانٹے طلائی جوڑی ۲ وزن " ۔۔۔ ۲۴۰
۵۔ انگوٹھی طلائی ۲ عدد وزن تولہ " ۔۔۔ ۱۲۰
گھڑی ایک عدد " ۔۔۔ ۱۰۰
میزان ۔۔۔ ۲۴۲۰

یہ مندرجہ بالا میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اس جائداد کے علاوہ میری کوئی اور آمد کا ذریعہ نہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فقط راقم الحروف محمد علی سیکرٹری مال چک ۳۰۳/۱۱-ل ڈاکخانہ خاص منٹگمری۔

الامۃ بشریٰ بیگم بقلم خود
گواہ شد خلیل احمد ولد باغدین صاحب مرحوم چک ۳۰۳/۱۱-ل ضلع منٹگمری۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا

مسل نمبر ۱۷۰۱۸ میں بشریٰ بیگم بنت ماسٹر چراغدین صاحب قوم لنگاہ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۳۰۳/۱۱-ل ڈاک خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۰/۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) کانٹے طلائی ایک جوڑی کا وزن ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی ۔۔۔ ۱۵۰ روپے (۲) ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ایک تولہ مالیتی ۔۔۔ ۱۲۰ روپے (۳) انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن ۶ ماشہ مالیتی ۔۔۔ ۶۰ روپے کل میزان ۳۳۰/- روپے یہ میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت سکول مبلغ ۸۵۔۰۰ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ فقط راقم الحروف محمد علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۳۰۳/۱۱-ل ضلع منٹگمری

الامۃ بشریٰ بیگم بنت چراغدین صاحب معلم ۳۰۳/۱۱-ل ضلع منٹگمری
گواہ شد چراغدین ولد جان محمد چک ۳۰۳/۱۱-ل ضلع منٹگمری
گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

مسل نمبر ۱۷۰۱۹ میں بشریٰ رشید ولد حاجی محمد الدین قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ فروری ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میں گرلز سکول ربوہ میں آٹھویں جماعت میں پڑھتی ہوں۔

مجھے اپنے بھائی رشید احمد سے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار برائے اخراجات ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی اس کے سوا آمد ہوئی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کو بھی ادا کرتی رہوں گی اور اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد یا آمد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور مالک ہو گی۔

الامۃ بشریٰ رشید بقلم خود
گواہ شد حاجی محمد الدین درویش قادیان تحصیل بٹالہ حال ربوہ والد موصیہ۔ گواہ شد محمد الدین کارکن دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھائی جان چوہدری مبشر احمد صاحب کا بی فارمیسی کا فائنل امتحان دس اپریل سے شروع ہو چکا ہے۔ قادئین اور خصوصاً صحابہ کرام حضرت مسیح موعود اور درویشان قادیان سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمودہ چوہدری بنت مولوی ... صاحب ناظم دار القضاء ربوہ)

۲۔ مجھے ایک مقدمہ درپیش ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ مرزا محمد سرور ولد مرزا عزیز محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ... دہلی

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپرس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے لئے پیش کش مطلوب ہیں

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر اور اسٹورز کی مختصر تفصیل اور مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت معہ ڈاک و پیکنگ اخراجات (ناقابل واپسی)	تصریحات کی قیمت اگر مطلوب ہو	ٹنڈر کے فروخت کی تاریخ	ٹنڈر کی وصولی کی تاریخ اور قیمت	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
(۱)	پی ۵/۲۸/۱-۶۳ کروم او میگنیسائٹ (CHROMAGNESITE) بریکس مختلف اقسام ۲۲۹۳۰ عدد	۱۰/- روپے	۱۲/- روپے	۲۳/۴/۶۲ تا ۲۱/۵	۲۲/۵/۶۲ کو ۸ بجے صبح	۲۲/۵/۶۲ کو ۹ بجے صبح
(۲)	پی ۸/۳۲۰/۳-۶۲ (i) کالی انرٹ (INERT) ۱۰۵ ملٹس سائز ۱۵۲ پیمائش تقریباً ۳/۴ × ۱/۲ ۶" انچائی وغیرہ ۲۰۰ عدد (ii) جار گلاس برائے سیل کاسٹک سوڈا ۲۰۰ عدد (iii) سیل کاسٹک سوڈا کاربن ٹائپ ۱۰۵ عدد (iv) کاربن الیکٹروڈ برائے سیل نمبر ۲۲ ۲۳۰ عدد	۱۰/- روپے	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
(۳)	پی ۵/۱۱/۲-۶۳ گلاس ایجی ٹیشن بیڈ ٹیپ پیونسو گریڈ ۵۰/۵۱ عرض ۶۰ ۱۱۱ گز	۱۰/- روپے	۲/- روپے	۲۳/۴/۶۲ تا ۲۴/۵/۶۲	۲۳/۵/۶۲ کو ۸ بجے صبح	۲۳/۵/۶۲ ۹ بجے صبح
(۴)	پی ۳/۵۷/۲-۶۲ فائلز مختلف اقسام اور سائز ۱۸۶۰۵ عدد	۱۰/- روپے	۱/- روپے	ایضاً	ایضاً	ایضاً

ٹنڈر فارم (ناقابل منتقل) دفتر دستخط کنندہ ذیل اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی کینٹ سے ماسوائے جمعہ تمام ایام کار میں ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دن تک مندرجہ بالا رقم کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر دستیاب ہیں۔ ٹنڈر فارموں کی قیمت پوسٹل آرڈر چیک بینک ڈرافٹ انگارنٹی بانڈ بلینک ڈیپازٹ رسید اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹوں کی صورت میں قابل قبول نہیں ہوگی۔ صرف ان ٹنڈر فارموں پر بھیجی ہوئی پیش کشوں پر غور کیا جائے گا۔

• ٹنڈر موجودگی کے خواہش مند ٹنڈر دہندگان کے روبرو کھولے جائیں گے۔ • کوئی ٹنڈر یا اس سے متعلقہ انکوائری یا رقمیں ترسیل دستخط کنندہ ذیل کے نام سے نہ بھیجی جائیں۔

اے حمید
چیف کنٹرولر آف پرچیز

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• کراچی ۲۲ ؍ اپریل۔ آج سے کراچی میں مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت کے درمیان سہ روزہ مذاکرات کا پانچواں دور شروع ہو رہا ہے۔ بھارتی وفد کے قائد سردار سورن سنگھ نے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ صدر ایوب اور وزیر اعظم نہرو کی ملاقات کا امکان مذاکرات کے اختتام پر ہی معلوم ہو سکے گا۔ میں کوئی نئی تجویز نہیں لایا۔ کشمیر ایک پیچیدہ مسئلہ ہے اور اب تک حل نہیں ہو سکا۔ ہماری مشکلات بلاشبہ زیادہ ہیں لیکن ہم انہیں کم کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔ انہوں اخباری نمائندوں کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ کراچی کی بات چیت کے دوران پاکستان اور چین کا سرحدی سمجھوتہ زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔

• لاہور ۲۲ ؍ اپریل۔ مرکزی وزیر قانون شیخ خورشید احمد نے کہا ہے کہ حکومت بنیادی حقوق کے بل پر حزب اختلاف کے اعتراضات کو دور کرنے کی حتی الوسع کوشش کرے گی۔ وہ ڈھاکہ سے واپسی پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ بل کو دوبارہ سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ ایوان کا ہر گروپ اس بل کے تنازعہ کو طے کرنا چاہتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ جھگڑے کو شخصیتوں کے بجائے صرف اصول تک ہی محدود رکھا جائے گا۔ وزیر قانون سے دریافت کیا گیا کہ بنیادی حقوق کے بل کی منظوری بغیر قومی اسمبلی کا اجلاس کیوں ملتوی کر دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کے بعد قومی اسمبلی کے اجلاس کو جاری رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

• پٹنہ ۲۲ ؍ اپریل۔ بھارت میں امریکی سفیر جے کے گلبریتھ نے کہا ہے کہ بھارت کے لئے امریکی فوجی و اقتصادی امداد کا انحصار کشمیر کے جھگڑے کے تصفیہ پر نہیں ہے۔ لیکن امریکہ اس جھگڑے کے تصفیہ کے لئے بے چین ضرور ہے۔ امریکی سفیر نے جو پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے کہا کہ کشمیر کے حل کی فکر ہمیں کئی وجوہ کی بناء پر ہے۔ بھارت اور پاکستان کے اختلافات سے برصغیر کے داخلی معاملات میں بیرونی مداخلت کا خطرہ ہے۔ اس کے علاوہ برصغیر کے وسائل اور ذرائع ترقی کی بجائے ایک دوسرے کے خلاف فوجی تیاریوں میں صرف ہوں گے۔ امریکی سفیر نے کہا کہ وہ پٹنہ سے دہلی پہنچ کر پنڈت نہرو سے ملاقات کریں گے اور بھارت و پاکستان کی کشمیر کے متعلق وزارتی بات چیت کے بارے میں تبادلہ خیال کریں گے۔ امریکی سفیر نے کہا کہ امریکہ کے لئے کشمیر خاصا اہم مسئلہ ہے کیونکہ اس کے حل کے بغیر برصغیر کو چین کی جارحیت سے محفوظ نہیں رکھا جا سکتا۔ امریکی سفیر نے بھارت کی فوجی امداد کے متعلق پاکستان کی مخالفت کا تذکرہ کیا اور کہا کہ اس مخالفت سے بھارت کی امداد متاثر نہیں ہو گی اور ہم اپنے فیصلوں پر عمل درآمد کریں گے۔

عمان ۲۲ ؍ اپریل۔ اردن کے مختلف حصوں میں صدر ناصر کے حامیوں کے مظاہرے شروع ہو گئے ہیں اور کئی مقامات پر پولیس کو مظاہرین پر فائرنگ کرنی پڑی۔ جس میں ۱۴ افراد ہلاک ہو گئے۔ قاہرہ کے اخبار "الاھرام" کی اطلاع کے مطابق مظاہروں نے بغاوت کی صورت اختیار کر لی ہے۔ اردن کی سیاسی صورت حال خاصی مخدوش ہو گئی ہے۔ وزیر اعظم سمیع الرفاعی نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور بعض اطلاعات کے مطابق شاہ حسین نے ملک سے فرار ہونے کے انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔

دریں اثناء شاہ حسین نے پارلیمنٹ توڑ دی ہے اور شریف حسین بن ناصر کو وزیر اعظم مقرر کیا ہے چھ وزیروں کی نئی کابینہ نے حلف اٹھا لیا۔ نئے وزیر اعظم شریف حسین بن ناصر نے کہا ہے کہ چار ماہ میں پارلیمنٹ کے انتخاب کرائیں گے۔ عمان اور بیت المقدس میں بھی صدر ناصر کے حامیوں کے مظاہرے جاری رہے

• الجزائر ۲۲ ؍ اپریل۔ وزیر اعظم الجزائر بن بالا نے وزارت خارجہ کے عہدہ کا چارج سنبھال لیا ہے۔ اس بات کا اعلان آج یہاں سرکاری طور پر کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل محمد خیضر وزیر خارجہ تھے اور آج کل مصطفیٰ ہسپتال میں زیر علاج ہیں جدیدے نے مزید بتایا کہ وزیر اعظم بن بالا نے یہ عہدہ ڈاکٹروں کی رپورٹ پر سنبھالا ہے۔ جس میں محمد خیضر کی صحت یابی سے متعلق ناامیدی کا اظہار کیا گیا ہے

• ہالینڈیا۔ مغربی نیوگنی سے پاکستانی فوج کا انخلا [illegible] شروع ہو جائے گا انڈونیشی حکومت کے ایک ترجمان نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ مغربی نیوگنی کو انڈونیشی فوج کی تحویل میں دیا جا رہا ہے اور اقوام متحدہ کے حفاظتی دستے اپنا قبضہ اٹھا رہے ہیں ترجمان نے خیال ظاہر کیا ہے کہ پاکستانی فوجیں وہ مئی کو سارا علاقہ خالی کر دیں گی اور جکارتہ میں دو روز تک قیام کرنے کے بعد پاکستان چلی جائیں گی انہوں نے کہا کہ مغربی نیوگنی میں انڈونیشیا کی جو فوج اقوام متحدہ کے تحت مقیم ہے وہ وہیں رہے گی اور اقوام متحدہ سے علاقے کا مکمل قبضہ حاصل کرے گی اس علاقے میں انڈونیشیا کے ایک ہزار چھ سو فوجی اقوام متحدہ کے تحت موجود ہیں۔

• قاہرہ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی دوا سازی کی انجمن اور دیگر ممالک کی تیرہ انجمنوں کے درمیان متحدہ عرب جمہوریہ میں ادویات کی تیاری کے بارے میں بات چیت ہو رہی ہے۔

• عدن۔ صدر یمن عبداللہ سلال اس ہفتے قاہرہ جائیں گے جہاں وہ صدر ناصر سے عرب اتحاد اور دیگر موضوعات پر تبادلہ خیال کریں گے ان کی روانگی کی تاریخ کا اعلان چند ایک روز میں کر دیا جائے گا صنعا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق دونوں سربراہوں کی ملاقات کے دوران متحدہ عرب جمہوریہ میں یمن کے شمول کے موضوع پر خاص طور سے غور ہو گا۔

• قاہرہ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت کو گذشتہ مئی سے فروری ۶۳ء کے آخر تک کسٹم کے ذریعے ۹ کروڑ چالیس لاکھ پونڈ سے زیادہ آمدنی ہوئی جو گذشتہ سال کی نسبت ایک کروڑ اسی لاکھ پونڈ سے زیادہ ہے۔

• جکارتہ۔ انڈونیشی فوج کے ایک اعلیٰ افسر جنرل لطیف نے آسٹریلیا کا دورہ کرنے کے بعد یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ آسٹریلیا کی حکومت اور عوام انڈونیشیا سے سخت ہراساں ہیں اور انہیں اندیشہ ہے کہ وہ مغربی نیوگنی کے بعد آسٹریلیا کے مقبوضہ علاقوں پر بھی فوج کشی کرے گا جنرل لطیف نے حال ہی میں آسٹریلیا کا دورہ کیا ہے۔

• عدن۔ یمن میں متحدہ عرب جمہوریہ کی فوجوں کے کمانڈر جنرل انور القادری نے اعلان کیا ہے کہ یمنی حکومت کی خواہش کے بغیر متحدہ عرب جمہوریہ کی فوجیں واپس نہیں جائیں گی صنعاء ریڈیو کی اطلاع کے مطابق میجر جنرل انور القادری نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ مصری فوجیں یمن کی دعوت پر یہاں آئی ہیں اور یمن ہی کی خواہش پر واپس ہوں گی۔ انہوں نے بتایا کہ یمنی فوج کو جنگ کے جدید ترین طریقوں کی تربیت دی جا رہی ہے اور متحدہ عرب جمہوریہ کی فوجیں جس مقصد کے لئے یہاں آئی ہیں اسے بڑی تیزی سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا جا رہا ہے۔

درخواست دُعا

میرا لڑکا عزیز سلمان احمد گذشتہ ایک ماہ سے بہت بیمار ہے۔ ابھی تک افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی میں بزرگان سلسلہ اور دیگر بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ عزیز کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے توجہ اور درد سے دعا فرمائیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی صحت اب بفضلہ تعالیٰ بحال ہو رہی ہے۔ آپ عزیز سلمان کی بیماری کی خبر سن کر ازراہ ذرہ نوازی گھر تشریف لائے اور عزیز کی صحت یابی کے لئے درد و الحاح سے دعا کی۔ احباب جماعت سے حضرت مولانا صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (سلیمہ اختر ۔ ربوہ)